احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 دسمبر 2012ء 8 صفر 1434 ہجری 22 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 295

7 دن میں قرآن کا دور

حضرت نبی کریم ﷺ کو جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ہر رات قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرتے ہیں تو ان سے فرمایا کہ ایک مہینہ میں ایک بار قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر بیس دن میں ایک دور مکمل کر لیا کرو، انہوں نے پھر عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ ہمت ہے۔ اس پر فرمایا: دس دن میں ایک دور مکمل کر لیا کرو۔ انہوں نے پھر عرض کیا میں اپنے اندر اس سے بھی زیادہ ہمت پاتا ہوں۔ فرمایا تو پھر سات دن میں قرآن کریم کا ایک دور مکمل کر لیا کرو اور اس سے نہ بڑھو کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور خود تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

(مسلم کتاب الصیام ،باب النھی عن صوم الدھر حدیث نمبر 1963)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

1908ء میں اپنی خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ پر دوران تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ کرزن گزٹ (دہلی) نے حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے ان کا سرکٹ چکا ہے ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ ہوگا نہیں ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی بیت الذکر میں قرآن سنایا کرے۔ سو خدا کرے یہی ہو میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات پڑھ کر ان کی لطیف تفسیر فرمائی اور آخر میں عربی زبان کی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں عربی سے کیا ہوتا ہے میں کہتا ہوں عربی سے قرآن شریف آتا ہے۔ عربی سے محمد رسول اللہؐ کی باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ عربی سے ابوبکر و عمر و تبع تابعین کی قدر کو پہچانا جاتا ہے۔

(بدر 7 جنوری 1909ء ص 9,5)

1908ء کے رمضان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اعتکاف کیا۔ آپ ان دنوں روزانہ 3 پاروں کا درس دیتے تھے۔ صبح سے ظہر تک، پھر ظہر سے عصر تک اور عصر سے عشاء کی نماز تک قرآنی علوم کے خزانے لٹاتے تھے۔ مشکل مقامات کی تفسیر فرماتے اور سوالوں کے جواب بھی عنایت فرماتے۔ (بدر 23/اکتوبر 1908ء ص 8)

1910ء میں آپ نے بیت نور کی تکمیل پر 22/اپریل کی عصر کی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح کیا اور اس کے بعد سورۃ انبیاء کے چھٹے رکوع کا درس بھی دیا۔ (بدر 5 مئی 1910ء ص 2۔ الحکم 14/اپریل 1910ء ص 15,13)

1910ء کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ روزانہ تین دفعہ درس دیتے تھے۔ اخبار بدر لکھتا ہے کہ حضور آجکل تین درس دیتے ہیں۔ بعد از نماز صبح بیت الذکر میں پہلے صاحبزادہ شریف احمد صاحب کو، پھر چند گریجوایٹ ہیں۔ مثلاً شیخ تیمور صاحب ایم اے۔ ان کو قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ یہ درس خصوصیت سے لطیف ہوتا ہے۔ بخاری کا درس بھی شروع ہے۔

(بدر 12 مئی 1910ء ص 2 کالم 1)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے 1913ء میں بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قرآن مجید کا ایک درس دینا شروع فرمایا۔ جس میں دوسرے لوگوں کو بھی شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔ علاوہ ازیں ایک درس بعد نماز عصر اور دوسرا بعد از نماز مغرب بھی جاری تھا۔ (بدر 27 فروری 1913ء ص 19)

الحکم 1913ء سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول قرآن مجید کا درس پانچ مرتبہ دے رہے تھے اور آپ نے مارچ 1913ء سے قرآن کے درس سے پہلے بخاری کا بھی عام درس شروع فرما دیا اور ایڈیٹر الحکم شیخ یعقوب علی صاحب تراب حضرت کے حکم سے اسے مرتب کرنے لگے۔ یہ درس کئی ماہ تک اخبار بدر میں بطور ضمیمہ چھپتا رہا۔

(الحکم 7 مارچ 1913ء ص 10 کالم 3)

نمازوں میں رو رو کر مانگیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اگر نمازوں میں رو رو کر اپنے رب سے مانگیں گے تو اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اس کے لئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اگر نمازوں میں ذوق اور سکون میسر آ گیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔ نمازوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے .... اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کر دے، اور تُو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔ (دل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پاک صاف ہو سکتا ہے)۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دلوں کو پاک کرنے کی توفیق دے۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 220)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

وقف جدید۔ آسمان کی آواز

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 32

دیباچہ تفسیر القرآن۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

پندرہ سَو صحابہؓ کے ساتھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کو روانگی

اِس عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا دیکھی جس کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے۔......(الفتح: 28) یعنی ضرور تم اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوگے۔تم میں سے بعضوں کے سر منڈے ہوئے ہوں گے اور بعضوں کے بال کٹے ہوئے ہوں گے (حج کے وقت سر منڈانا اور بال کٹانا ضروری ہوتا ہے) تم کسی سے نہ ڈر رہے ہو گے۔اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے۔اِس وجہ سے اُس نے اِس خواب کے پورا ہونے سے پہلے ایک اور فتح مقرر کر دی ہے جو خواب والی فتح کا پیش خیمہ ہوگی۔

اِس رؤیا میں درحقیقت صلح اور امن کے ساتھ مکہ کو فتح کرنے کی خبر دی گئی تھی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعبیر یہی سمجھی کہ شاید ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خانہ کعبہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور چونکہ اِس غلط فہمی سے اس قسم کی بنیاد پڑنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے اِس غلطی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ نہ کیا۔چنانچہ آپؐ نے اپنے صحابہ میں اِس بات کا اعلان کیا اور اُنہیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی تلقین کی۔مگر فرمایا ہم صرف طواف کی نیت سے جا رہے ہیں کسی قسم کا مظاہرہ یا کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو دشمن کی ناراضگی کا موجب ہو۔چنانچہ آخر فروری 628ء میں پندرہ سَو زائرین کے ساتھ آپ مکہ کی طرف روانہ ہوئے (ایک سال بعد کل پندرہ سَو آدمیوں کا آپ کے ساتھ جانا بتاتا ہے کہ اس سے ایک سال پہلے جنگ احزاب کے موقع پر اس تعداد سے کم ہی سپاہی ہوں گے۔کیونکہ ایک سال میں مسلمان بڑھے تھے گھٹے نہ تھے۔پس جنگ احزاب میں لڑنے والوں کی تعداد جن مؤرخوں نے تین ہزار لکھی ہے یہ غلطی کی ہے۔درست یہی ہے کہ اُس وقت بارہ سَو سپاہی تھے) حج کے قافلہ کے آگے بیس سوار کچھ فاصلہ پر اس لئے چلتے تھے تا کہ اگر دشمن مسلمانوں کو نقصان پہنچانا چاہے تو اُن کو وقت پر اطلاع مل جائے۔جب مکہ والوں کو آپ کے اِس ارادہ کی اطلاع ہوئی تو باوجود اس کے کہ اُن کا اپنا مذہب بھی یہی تھا کہ طوافِ کعبہ میں کسی کے لئے روک نہیں ڈالنی چاہئے اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں نے وضاحت سے اعلان کر دیا تھا کہ وہ صرف اور صرف طوافِ کعبہ کے لئے جا رہے ہیں کسی قسم کی مخالفت یا جھگڑے کے لئے نہیں جا رہے مکہ والوں نے مکہ کو ایک قلعہ کی صورت میں تبدیل کر دیا اور اِردگرد کے قبائل کو بھی اپنی مدد کے لئے بلوایا۔جب آپ مکہ کے قریب پہنچے تو آپ کو یہ اطلاع ملی کہ قریش نے چیتوں کی کھالیں پہن لی ہیں اور اپنی بیویوں اور بچوں کو ساتھ لے لیا ہے اور یہ قسمیں کھالی ہیں کہ وہ آپ کو گزرنے نہیں دیں گے۔یہ عرب کا رواج تھا کہ جب قوم موت کا فیصلہ کر لیتی تھی تو اس کے سردار چیتے کی کھالیں پہن لیتے تھے جس کے معنی یہ ہوتے تھے کہ اب عقل کا وقت نہیں رہا، اب دلیری اور جرأت سے ہم جان دے دیں گے۔اس اطلاع کے ملنے کے تھوڑی دیر بعد ہی مکہ کی فوج کا ہراول دستہ مسلمانوں کے سامنے آکھڑا ہوا اب اس مقام سے صرف اسی صورت میں آگے بڑھا جاسکتا تھا کہ تلوار کے زور سے دشمن کو زیر کیا جاتا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ فیصلہ کر کے آئے تھے کہ بہر حال ہم نہیں لڑیں گے،آپ نے ایک ہوشیار راہبر کو جو جنگل کے راستوں سے واقف تھا اُسے اِس بات پر مقرر کیا کہ وہ جنگل کے اندر سے مسلمان زائرین کو لے کر مکہ تک پہنچا دے۔یہ راہبر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو لے کر حدیبیہ کے مقام پر جو مکہ کے قریب تھا جا پہنچا۔یہاں آپ کی اُونٹنی کھڑی ہوگئی اور اُس نے آگے چلنے سے انکار کر دیا۔صحابہؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ کی اُونٹنی تھک گئی ہے آپ اس کی جگہ دوسری اُونٹنی پر بیٹھ جائیں۔مگر آپ نے فرمایا۔نہیں نہیں یہ تھکی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں ٹھہر جائیں اور میں یہیں ٹھہر کر مکہ والوں سے ہر طریقہ سے درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں حج کی اجازت دے دیں اور خواہ کوئی شرط بھی وہ کریں میں اُسے منظور کر لوں گا۔اُس وقت تک مکہ کی فوج مکہ سے دور فاصلہ پر کھڑی تھی اور مسلمانوں کا انتظار کر رہی تھی۔اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو بغیر مقابلہ کے مکہ میں داخل ہو سکتے تھے۔لیکن چونکہ آپ یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ پہلے آپ یہی کوشش کریں گے کہ مکہ والوں کی اجازت کے ساتھ طواف کریں اور اُسی صورت میں مقابلہ کریں گے کہ مکہ والے خود لڑائی شروع کر کے لڑنے پر مجبور کریں۔اس لئے باوجود مکہ کی سڑک کے کھلا ہونے کے آپ نے حدیبیہ پر ڈیرہ ڈال دیا۔تھوڑی ہی دیر میں یہ خبر کہ آپ حدیبیہ پر ڈیرے ڈالے پڑے ہیں مکہ کے لشکر کو بھی جا پہنچی اور اُس نے جلدی سے پیچھے ہٹ کر مکہ کے قریب صفیں بنالیں۔سب سے پہلے بدیل نامی ایک سردار آپ سے بات کرنے کے لئے بھیجا گیا۔جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔میں تو صرف طواف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ہاں مکہ والے اگر ہمیں مجبور کریں تو ہمیں لڑنا پڑے گا۔اِس کے بعد مکہ کے کمانڈر ابوسفیان کا داماد عروہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نہایت گستاخانہ طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ یہ اُوباشوں کا گروہ آپ اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں مکہ والے اِنہیں کسی صورت میں بھی اپنے شہر میں داخل ہونے نہیں دیں گے۔اِسی طرح یکے بعد دیگرے پیغامبر آتے رہے۔آخر مکہ والوں نے کہلا بھیجا کہ خواہ کچھ ہو جائے اِس سال تو ہم آپ کو طواف نہیں کرنے دیں گے کیونکہ اس میں ہماری ہتک ہے۔ہاں اگر آپ اگلے سال آئیں تو ہم آپ کو اجازت دے دیں گے۔بعض اِردگرد کے لوگوں نے مکہ والوں سے اصرار کیا کہ یہ لوگ صرف طواف کے لئے آئے ہیں آپ ان کو کیوں روکتے ہیں مگر مکہ کے لوگ اپنی ضد پر قائم رہے۔اس پر بیرونی قبائل کے لوگوں نے مکہ والوں سے کہا کہ آپ لوگوں کا یہ طریق بتاتا ہے کہ آپ کو شرارت مدنظر ہے صلح مدنظر نہیں اِس لئے ہم لوگ آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔اس پر مکہ کے لوگ ڈر گئے اور اُنہوں نے اِس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کی کوشش کریں گے۔

جب اس امر کی اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے حضرت عثمانؓ کو جو بعد میں آپ کے تیسرے خلیفہ ہوئے مکہ والوں سے بات چیت کرنے کے لئے بھیجا۔جب حضرت عثمانؓ مکہ پہنچے تو چونکہ مکہ میں اُن کی بڑی وسیع رشتہ داری تھی اُن کے رشتہ دار اُن کے گرد اکٹھے ہوگئے اور اُن سے کہا کہ آپ طواف کر لیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے سال آکر طواف کریں۔مگر عثمانؓ نے کہا کہ میں اپنے آقا کے بغیر طواف نہیں کر سکتا۔چونکہ رؤسائے مکہ سے آپ کی گفتگو لمبی ہوگئی، مکہ میں بعض لوگوں نے شرارت سے یہ خبر پھیلا دی کہ عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا ہے اور یہ خبر پھیلتے پھیلتے رسول اللہ صلی علیہ وسلم تک بھی جا پہنچی۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا سفیر کی جان ہر قوم میں محفوظ ہوتی ہے۔تم نے سنا ہے کہ عثمان کو مکہ والوں نے مار دیا ہے اگر یہ خبر درست نکلی تو ہم بزور مکہ میں داخل ہوں گے (یعنی ہمارا پہلا ارادہ کہ صلح کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں گے جن حالات کے ماتحت تھا وہ چونکہ تبدیل ہو جائیں گے اِس لئے ہم اِس ارادہ کے پابند نہ رہیں گے) جو لوگ یہ عہد کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر ہمیں آگے بڑھنا پڑا تو یا ہم فتح کر کے لوٹیں گے یا ایک ایک کر کے میدان میں مارے جائیں گے وہ اس عہد پر میری بیعت کریں۔آپ کا یہ اعلان کرنا تھا کہ پندرہ سَو زائر جو آپ کے ساتھ آیا تھا یکدم پندرہ سَو سپاہی کی شکل میں بدل گیا اور دیوانہ وار ایک دوسرے پر پھاندتے ہوئے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر دوسروں سے پہلے بیعت کرنے کی کوشش کی۔یہ بیعت تمام اسلامی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور درخت کا عہد نامہ کہلاتی ہے کیونکہ جس وقت یہ بیعت لی گئی اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔جب تک اس بیعت میں شامل ہونے والا آخری آدمی بھی دنیا میں زندہ رہا وہ فخر سے اِس بیعت کا ذکر کیا کرتا تھا۔کیونکہ پندرہ سَو آدمیوں میں سے ایک شخص نے بھی یہ عہد کرنے سے دریغ نہ کیا تھا کہ اگر دشمن نے اسلامی سفیر کو مار دیا ہے تو آج دو صورتوں میں سے ایک ضرور پیدا کر کے چھوڑیں گے۔یا وہ شام سے پہلے پہلے مکہ کو فتح کر کے چھوڑیں گے یا شام سے پہلے پہلے میدانِ جنگ میں مارے جائیں گے۔لیکن ابھی بیعت سے مسلمان فارغ ہی ہوئے تھے کہ حضرت عثمانؓ واپس آگئے اور اُنہوں نے بتایا کہ مکہ والے اِس سال تو عمرہ کی اجازت نہیں دے سکتے مگر آئندہ سال اجازت دینے کے لئے تیار ہیں۔چنانچہ اِس بارہ میں معاہدہ کرنے کے لئے اُنہوں نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں۔حضرت عثمانؓ کے آنے کے تھوڑی دیر بعد مکہ کا ایک رئیس سہیل نامی معاہدہ کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ معاہدہ لکھا گیا۔

شرائط صلح حدیبیہ

”خدا کے نام پر یہ شرائط صلح محمد ابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سہیل ابن عمرو (قائمقام حکومت مکہ کے درمیان طے پائی ہیں۔جنگ دس سال کے لئے بند کی جاتی ہے۔جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ملنا چاہے یا اُن کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے وہ ایسا کر سکتا ہے۔اور جو شخص

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم

5

حضورانور کے خطاب کی تقریب کا آغاز، ممبرز یورپین پارلیمنٹ اور امیر صاحب یوکے کے ایڈریسز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 دسمبر 2012ء

حصہ دوم

اس رپورٹ کے حصہ اول میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ بیلجیئم میں یورپین پارلیمنٹ سے خطاب کے لئے حضور اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4 دسمبر کو یورپین پارلیمنٹ تشریف لے گئے تھے۔

پریس کانفرنس کے بعد خطاب کی تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

تعارفی کلمات

آج کے اس پروگرام کے آغاز میں سب سے پہلے پروگرام کے میزبان Mr. Charles Tannock, MEP نے چند تعارفی کلمات کہے اور اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد اپنے تعارفی کلمات میں بتایا کہ یورپین پارلیمنٹ میں اس جگہ احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ دوسرا ''ایونٹ'' منعقد کیا جارہا ہے۔ لیکن گزشتہ برس حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے درمیان موجودہ نہ تھے اور انہوں نے صرف پیغام بھجوایا تھا لیکن اس مرتبہ انہوں نے خود تشریف لاکر اس تقریب کو شرف بخشا جس سے اس تقریب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی عالمی سطح پر امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور شدت پسندی کے خلاف لڑ رہی ہے۔ یہاں آنے سے قبل ایک کامیاب پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ وہاں پر جس انداز سے سوال و جواب ہوئے اس سے میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوا ہوں۔ ...... کے راہنما سے اس قسم کے پیغام کی دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ امن کا پیغام دراصل ہمارے اپنے دلوں کی آواز ہے جن کا تعلق (دین) سے نہیں بلکہ دیگر مذاہب سے بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ کل شام ہم نے یورپین پارلیمنٹ میں فرینڈز آف دی احمدیہ گروپ کا آغاز کیا ہے۔ احمدیہ...... کمیونٹی روز بروز ترقی کی منزلیں طے کررہی ہے اور اس وقت قریباً ایک سو بیس ملین کے قریب احمدی پوری دنیا میں موجود ہیں اور ان کی ہر براعظم میں شاخیں ہیں۔ مغرب میں احمدیہ کمیونٹی کی تعلیمات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کمیونٹی کے بنیادی پیغام کو یورپ میں پھیلائیں جو کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں پر مشتمل ہے۔ یہ امن کا پیغام ہے اور یہ امن صرف مسلمانوں کے بیچ نہیں بلکہ دنیا میں موجود تمام مذاہب کے درمیان امن کا پیغام ہے۔

اسٹونیا کے ممبر کا ایڈریس

موصوف کے ان تعارفی کلمات کے بعد اسٹونیا سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Mr. Tunne Kelam نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف فرینڈز آف احمدیہ گروپ کے وائس چیئرمین ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حضورانور کو یورپین پارلیمنٹ میں دیکھ کر بہت خوشی محسوس کررہا ہوں۔ ہم سب یہاں پر امن اور آشتی کے پیغام سے مستفید ہونے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور اس پیغام کو سننے کے لئے یہ بہترین وقت ہے جیسا کہ حضورانور بہت سے مواقع پر بیان فرما چکے ہیں کہ دنیا میں اختلافات روز بروز پھیلتے جارہے ہیں۔ انصاف کی عدم موجودگی اس کی بنیادی وجوہات میں سے ہے۔ اس کے علاوہ اپنے مخالف فریق کو پوری توجہ کے ساتھ نہ سننا بھی اس کی بڑی وجہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان ایک عقیدہ مشترک ہے جس میں ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور وہ عقیدہ ایک خدا پر ایمان لے کر آنا ہے۔ ہر بڑا مذہب ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ سب سے پہلے خدا کی عزت و تکریم کی جائے اور پھر اپنے پڑوسی کا خیال رکھا جائے۔ اگر کہیں بھی ظلم ہورہا ہے تو یہ تعلیم خداتعالیٰ کے انبیاء نے نہیں دی ہوگی اور یہ بات میرے خیال میں ہم سب کے لئے مشعل راہ کے طور پر ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی باتیں سننے اور ایک دوسرے کی پہلے سے بڑھ کر عزت کرنے کی ضرورت ہے اور میرے خیال میں یہ بھی ایک اہم بات ہے کہ آپ کی جماعت شدت پسندی اور ظلم کو یکسر رد کرتی ہے جو کہ آجکل کی دنیا میں دن بدن پھیل رہا ہے۔ آپ کا نمونہ نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی طور پر بھی بہت اہم ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس اچھا موقع ہے کہ ہم اس پیغام کو پھیلانے پر زور دیں۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ یورپین پارلیمنٹیریز بھی اس پیغام کا حصہ بن رہے ہیں اور مذہبی اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانی وزیر خارجہ نے انہیں بتایا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے حالات تسلی بخش ہیں اور احمدیہ کمیونٹی پر کوئی پابندیاں نہیں ہیں لیکن درحقیقت اس کمیونٹی پر ظلم ہو رہا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ بات ذہن میں رکھیں اور اس کمیونٹی کی سیاسی طور پر اور اخلاقی طور پر دنیا کے ہر حصہ میں جاکر ان کی مدد کریں۔

موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ میرا تعلق شمال مشرقی یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک اسٹونیا سے ہے۔ ہمارا ملک سوویت یونین کے قبضہ سے قریباً 21 برس قبل آزاد ہوا تھا۔ ہم نے ظالمانہ آمریت کا سامنا کیا ہے اور ہمیں مذہب پر دباؤ کا بھی تجربہ ہوا ہے۔ اس لئے ہم شاید بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ اقلیت ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے، بالخصوص ایسی اقلیت جس پر ظلم ڈھائے جارہے ہوں۔ اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ آپ لوگوں کی مدد کریں اور اس بات کی یقین دہانی کریں کہ آپ کو آپ کے تمام حقوق مل رہے ہیں۔

لندن کی ممبر کا ایڈریس

موصوف ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد Barroness Sarah Ludford جو لندن سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ منتخب ہوئی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوفہ نے بتایا کہ مجھے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے کہ مجھے اس کانفرنس میں مدعو کیا گیا اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ مجھے یورپین پارلیمنٹ کے فرینڈز آف احمدیہ...... کمیونٹی گروپ کی وائس چیئرمین منتخب کیا گیا ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ احمدیہ جماعت کے ساتھ میرا پرانا تعلق ہے اور میں اس جماعت کی متعدد تقریبات میں شامل ہوچکی ہوں اور حضورانور سے ملاقات بھی کرچکی ہوں۔

موصوفہ نے بتایا کہ شدت پسندی کا مقابلہ کرنے کے لئے بہترین وقت اور جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ یورپین یونین کا ایک بنیادی ادارہ ہے جس کا کام تمام یورپی اقوام کے اندر اتحاد پیدا کرنا ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ شدت پسندی کے حوالہ سے ہمیں یورپ کی تاریخ کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے جب بیسویں صدی میں یورپ کے اندر شدت پسندی اور نفرت کے نتیجہ میں بہت خون بہا ہے۔ ہم اسے کبھی بھول نہیں سکتے اور ہم نے یورپین اقوام میں برداشت، اختلاف رائے رکھنے والے کی عزت کرنا، بولنے کی آزادی دینا، مذہب کی آزادی دینا اور انسانی حقوق کا لحاظ رکھنا جیسی اقدار پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور آئندہ بھی ان اقدار کو فروغ دیتے رہیں گے۔ موصوفہ نے کہا کہ اس جماعت کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' وقت کی ضرورت ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا میں اقلیتی جماعتوں پر ظلم کئے جارہے ہیں۔ لیکن ہم ان مظالم کو نظرانداز نہیں کرسکتے کیونکہ ہم آجکل گلوبل ولیج میں رہتے ہیں۔ پاکستان اور انڈونیشیا میں جو احمدیوں پر مظالم ہورہے ہیں اس سے ہم بخوبی واقف ہیں اور یورپین پارلیمنٹ کے نزدیک بھی یہ مسائل قابل تشویش ہیں۔

موصوفہ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یوکے میں بعض ٹی وی چینلز نفرت پھیلا رہے ہیں۔ ذمہ دار اداروں کی طرف سے اس حوالہ سے ہمیں تسلی بخش جواب نہیں ملا لیکن ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے اور ہم اس بات سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ پاکستان میں سینکڑوں احمدیوں کو جان سے مارا جارہا ہے۔

اپنے ایڈریس کے آخر میں انہوں نے ایک مرتبہ پھر اس کانفرنس میں مدعو کئے جانے پر شکریہ ادا کیا۔

Claude Moraes کا ایڈریس

اس کے بعد یورپین ممبر پارلیمنٹ Claude Moraes نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا آج مجھے اس تقریب میں شامل ہوکر خوشی محسوس ہورہی ہے۔ بالعموم یورپین پارلیمنٹ کی ہونے والی میٹنگز میں حاضرین کی اتنی تعداد نہیں ہوتی جتنی آج یہاں پر نظر آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ حضورانور کا خطاب ہے۔

اس تقریب سے قبل بھی آج حضورانور سے ملاقات کا موقع ملا تھا۔ اس وقت میں نے حضور انور سے کہا تھا کہ آجکل دنیا کے حالات اس طرف جارہے ہیں کہ ہمیں احمدیہ جماعت کے امن و آشتی کے نظریات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

ایک دوسرے کے لئے برداشت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ ان نظریات کا مجھ سے پہلے مقررین نے بھی اپنی تقریروں میں ذکر کیا ہے۔ یہ نظریات صرف کتابی باتیں نہیں ہیں بلکہ آجکل کے دور میں ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہوگیا ہے۔

یورپین پارلیمنٹ میں مختلف ثقافتوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور اس لحاظ سے اس پارلیمنٹ کا دنیا میں انفرادی مقام ہے۔ میرا اپنا تعلق انڈیا کے ایک عیسائی گھرانے سے ہے۔ کچھ عرصہ قبل میں نے پاکستان میں عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے پارلیمنٹ میں سوال اٹھایا تھا۔ دنیا میں کہیں بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جارہی ہو یا پھر کسی اقلیت پر ظلم ہورہا ہو تو اس صورت میں اس کے خلاف نہ صرف یورپین یونین میں سوال اٹھانا ضروری ہے بلکہ ساری دنیا میں ان مسائل پر سوال اٹھنے چاہئیں۔ ہم سب کو اپنے آپ سے بھی پوچھنا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور کا یہاں آنا اس بات کی علامت ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے احمدیہ جماعت کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے امن اور ایک دوسرے کے لئے برداشت کے متعلق نظریات اور پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مذہب وملت کی تفریق کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بھی اس جماعت کا خاصہ ہے۔ ان سب باتوں کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج صبح جب حضور انور سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ذکر کیا تھا کہ ہمیں بعض کمیونٹیز جو انفرادی طور پر کوششیں کررہی ہیں ان کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے اور ان کا پیغام ساری دنیا میں پھیلانا ضروری ہے۔ میں نے حضور انور سے کہا تھا کہ اس پیغام کو پھیلانے کے لئے یورپین پارلیمنٹ سے بہتر انتخاب نہیں ہوسکتا تھا۔

اپنے ایڈریس کے آخر میں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ میں تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔

Jean Lambert
کا ایڈریس

اس کے بعد ممبر یورپین پارلیمنٹ Jean Lambert نے بھی اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ یورپین پارلیمنٹ کے ساؤتھ ایشیا Delegation کی Chair Woman ہیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں سب سے پہلے حضور انور اور دیگر ساتھیوں کو اس تقریب میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر انسان کو کوئی بھی مذہب وعقیدہ رکھنے یا نہ رکھنے کا پورا اختیار ہے اور یہ بات بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہے۔ ساؤتھ ایشیا Delegation کی چیئر ہونے کے ناطے مجھے جب ان ملکوں میں جانا پڑتا ہے تو میں ان ملکوں کی حکومتوں اور سیاسی پارٹیوں کے ساتھ انسانی حقوق کے حوالہ سے اٹھنے والے مسائل زیر بحث لاتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اسی سال جولائی میں تین ممبرز پر مشتمل ایک گروپ اسلام آباد (پاکستان) گیا تھا جس میں میں بھی شامل تھی۔ ہمیں سیکیورٹی کے مسائل کے پیش نظر اسلام آباد سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ بہرحال ہماری اسلام آباد میں پاکستان کے موجودہ وزیراعظم، سیاسی پارٹیوں کے سربراہان، وزیرخارجہ اور دیگر سیاسی وغیرسیاسی شخصیات سے ملاقات ہوئی۔ وہاں پر میں نے ان کے سامنے بعض مسائل رکھے۔ جس میں سب سے پہلے عورتوں کے حقوق کا مسئلہ تھا۔ پھر سزائے موت کے حوالہ سے بات کی اور پاکستان میں موجود اقلیتوں کے حقوق کے حوالہ سے بھی بات کی۔ ملاقاتوں میں ووٹنگ کے حقوق کے متعلق بھی بات کی گئی۔ یورپین یونین نے گزشتہ انتخابات میں بھی اپنا ایک کمیشن پاکستان بھجوایا تھا اور اس مرتبہ بھی امید ہے کہ ایک کمیشن بھجوایا جائے گا۔

پارلیمنٹ سے تعلق رکھنے کے حوالہ سے ہمیں یہ اختیار تو نہیں ہے کہ ہم لوگوں سے پوچھیں کہ کس کا کس مذہب اور فرقہ سے تعلق ہے لیکن ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر انسان کو انفرادی طور پر حق حاصل ہے کہ چاہے اس کا کسی بھی مذہب سے تعلق ہے کہ وہ اپنا ووٹ دے سکے۔

گزشتہ انتخابات میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ وہ لوگ جن کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہے وہ انتخابات میں کس طرح حصہ لیتے ہیں؟ ہم نے اس وقت کے الیکشن کمیشن اور حکومت پاکستان سے واضح طور پر کہا تھا کہ الیکشن کمیشن اور پاکستان کی پارلیمنٹ کو اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ قابل قبول نہیں ہے کہ ایک گروپ ووٹ دینا چاہتا ہو اور انتخابات میں حصہ لینا چاہتا ہو لیکن انتخابی عمل انہیں اس بات کی اجازت نہ دے اور ایک طرح سے ان پر ووٹ دینے پر پابندی ہو۔ اس مسئلہ کو ہم نے امسال بھی اپنی رپورٹ میں رکھا ہے اور امسال بھی انتخابات کے حوالہ سے اس مسئلہ کو پاکستان لے کر جائیں گے۔

میزبان کا ایڈریس

اس کے بعد آج کی اس تقریب کے میزبان ممبر یورپین پارلیمنٹ Mr. Charles Tannock نے باقاعدہ اپنا ایڈریس پیش کیا۔

انہوں نے بتایا کہ مجھے بطور ممبر آف یورپین پارلیمنٹ تیرہ برس ہوچکے ہیں اور لوگ اکثر مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم نے اس دوران کیا کیا؟ تو میں کہتا ہوں جیسے آج وقت کی ضرورت کے عین مطابق امن کے فروغ کے حوالہ سے تقریب منعقد ہورہی ہے اور جس طرح ہم سب لوگ یہاں پر اکٹھے ہوئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم سب تبدیلی چاہتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا جیسے حضور انور بھی اس سے پہلے بیان فرماچکے ہیں کہ شدت پسندی کے نظریہ کے پیچھے دنیا کے عالمی حالات بھی کارفرما ہیں۔ اگر کوئی ملک انتہا پسندی کو ختم نہیں کرتا تو انتہا پسندی پھیلتی جاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آجکل جماعت احمدیہ دنیا کے لئے امن اور برداشت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ جبکہ دوسری طرف مذہبی انتہا پسندی اور شدت پسندی امن اور انسانی حقوق دونوں کے لئے خطرہ بن چکی ہے اور یہ مذہبی انتہا پسندی پھر عالمی سطح پر ہونے والی دہشت گردی کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آجکل کے بعض جہادی گروپ کسی طور پر بھی حقیقی ...... کو پیش نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ اس جماعت نے دنیا کے مختلف ممالک جن میں پاکستان سے انڈونیشیا تک اور نائیجر سے قرغیزستان تک شامل ہیں میں مظالم سہے ہیں اور مختلف اوقات میں یورپین پارلیمنٹ اس حوالہ سے قرارداد یں بھی پاس کرچکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مذہبی انتہاپسندی کی وجہ سے ہم سب متاثر ہوئے ہیں اور یہ تمام ممالک کی سیکیورٹی کے لئے ایک خطرہ بن چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی وجہ سے بنیادی انسانی حقوق بھی متاثر ہوئے ہیں۔ گزشتہ دہائی میں یورپین حکومتوں نے بے انتہا کوشش کی ہے کہ وہ انتہا پسندی کا مقابلہ کریں اور جمہوری اقدار کی حفاظت کریں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان اس وقت اس مذہبی انتہا پسندی کو فروغ دے رہا ہے۔ ملک کی عدالتوں میں کھلے عام مذہب کی بنیاد پر تفریق کی جاتی ہے، پاکستان کے Blasphemy Laws اور احمدیوں کے خلاف بنائے گئے قوانین اس قسم کی تفریق کا باقاعدہ قانونی جواز مہیا کرتے ہیں اور پھر بسا اوقات یہ قوانین برداشت کو کم کرنے کے لئے بھی معاون ثابت ہوتے ہیں اور اگر کوئی ان قوانین میں تبدیلی چاہے جیسا کہ پاکستان کے ایک گورنر سلمان تاثیر نے آواز اٹھائی تھی تو اسے اپنی جان سے اس کی قیمت چکانا پڑی۔ جماعت احمدیہ اس وقت پاکستان میں مسلسل خطرہ کی حالت میں رہ رہی ہے۔ پاکستان میں شاید ہی کوئی مہینہ گزرتا ہے جس میں کسی احمدی کو جان سے نہ مارا گیا ہو اور شاذ ہی ایسا ہوتا ہے کہ مجرموں کو پکڑا گیا ہو۔ بلکہ حکومت اس طرف بالکل توجہ نہیں کرتی۔

انہوں نے کہا کہ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ کئی سالوں سے تعلق ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ جماعت پختہ عزم کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کررہی ہے۔ ان کا نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ان تمام جہادی شدت پسند گروہوں کو جواب ہے جو دنیا کا امن خراب کررہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو خود اس انتہا پسندی کا جواب دینے کی ضرورت ہے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس وقت اس انتہا پسندی کا جواب دے رہی ہے۔

امیر صاحب یوکے کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یوکے نے بھی مختصر تعارفی ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے تمام یورپین پارلیمنٹیریز اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آج کی تقریب اس لحاظ سے بھی انفرادی حیثیت رکھتی ہے کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف فرما ہیں۔

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف بھی پیش کیا اور کہا کہ ہماری جماعت کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں۔ ہم ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ماٹو پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ پُرامن جماعت ہونے کے باوجود دنیا کے مختلف ممالک میں ہماری جماعت کو نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن یہ ظلم ہمارے ارادوں کو پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط کرتا ہے۔

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان کوششوں کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا جو حضور انور نے دنیا میں امن کے قیام کے لئے کی ہیں۔

امانت داری

میاں محمد بشیر صاحب (فیصل آباد) پوسٹ ماسٹر تھے۔ ایک بار مغرب تک گھر نہ آئے۔ دفتر جا کر پتہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک پائی کہیں سے زائد آگئی ہے جب تک اس کا حساب نہ ملے دفتر کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔

آخر آدھی رات کے وقت اس پائی کا سراغ لگایا اور خوشی خوشی گھر آئے۔

اس وقت پائی کا سکہ رائج تھا اور ایک آنے کی بارہ پائیاں آتی تھیں۔

(روزنامہ الفضل یکم اکتوبر 1990ء)

مکرم فرید احمد بھٹی صاحب

جماعت احمدیہ کسائی اوکسی ڈینٹل Kasai Occidental

کونگو۔کنشاسا کے چوتھے جلسہ سالانہ کا انعقاد

خدا تعالیٰ کا فضل وکرم اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کونگو۔کنشاسا کو صوبہ کسائی اوکسی ڈینٹل کا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 13 اور 14/ اپریل 2012ء کو صوبائی دارالحکومت کانانگا ANANGA میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد جلسہ سے پانچ روز قبل شروع ہو گئی تھی۔

مقامی پریس کے نمائندگان نے مکرم امیر صاحب کا انٹرویو کیا جو چار مقامی ریڈیو چینلز پر نشر کیا گیا۔ایک ہفتہ قبل جلسہ کے اعلانات مقامی ریڈیوز کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے اس طرح جلسہ کے انعقاد کی خبر دور تک پہنچی۔

جلسہ گاہ

جلسہ کے لئے دو بڑے ہال کرائے پر لئے گئے تھے ایک رہائش کے لیے اور ایک جلسہ کے انعقاد کے لیے۔گزشتہ جلسہ بھی اسی ہال میں منعقد ہوئے ہیں۔دونوں ہال الگ الگ جگہ پر وسیع احاطہ پر مشتمل ہیں۔جلسہ گاہ کیلئے استعمال ہونے والے ہال میں نشستیں فکس ہیں۔جلسہ گاہ کو مختلف بینرز کی مدد سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔سٹیج پر لگے بڑے بینرز پر جماعت احمدیہ کی طرف سے بعض افریقی زبانوں میں تراجم قرآن مجید کو افریقہ کے نقشہ کے ساتھ ظاہر کیا گیا تھا اس کے ساتھ اوپر کلمہ کا بینر ترجمہ کے ساتھ لگایا گیا تھا۔

جلسہ کی ڈیوٹیوں کا افتتاح

جلسہ سے ایک روز قبل جلسہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔مکرم امیر صاحب کونگو نے جلسہ کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور منتظمین اور کارکنان کو ہدایات سے نوازا۔

جلسہ کانانگا کی وسعت

صوبہ کسائی اوکسی ڈینٹل کے ابتدائی تین جلسے ایک روزہ تھے۔اس سال چوتھا جلسہ سالانہ دو روزہ منعقد ہوا۔

جلسہ کا پہلا روز

صبح نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا۔پھر نماز فجر کے بعد درس قرآن وحدیث ہوئے۔

نماز جمعہ

ساڑھے بارہ بجے مکرم امیر صاحب تشریف لائے اور خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔خطبہ جمعہ کا چلوبہ زبان میں رواں ترجمہ کیا گیا۔نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ سنا۔

افتتاحی اجلاس

حسب پروگرام شام ساڑھے چار بجے جلسہ کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر ومشنری انچارج کونگو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔مکرم امیر صاحب نے جلسے کی افتتاحی تقریر کی۔آپ نے دعوت الی اللہ کی اہمیت ضرورت اور برکات کی طرف توجہ دلائی۔مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کے بعد دعا کروائی۔بعد ازاں اجلاس جاری رہا اور حسب ذیل تقاریر ہوئیں:

مکرم ادریس MUYUMB صاحب نے نماز کی اہمیت و برکات پر اور مکرم عیسیٰ KAYUMBI صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ از روئے قرآن مجید پر تقریر کی۔

بالعموم غیر مذہب کے مہمانوں کو جلسہ کے اختتامی سیشن میں بلایا جاتا ہے۔تاہم میئر آف کانانگا شہر Dr. ANTOINETTE KAPINGA صاحبہ نے خود فون کر کے جلسہ کے پہلے سیشن میں شرکت کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ آپ تشریف لائیں اور حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب کیا۔آپ نے السلام علیکم کے بعد احمدیت زندہ باد کے نعرے لگوائے اور کہا: ''مجھے اچانک کل سفر پر روانہ ہونا ہے لیکن میں آپ کے جلسے میں شرکت کے بغیر جانا نہیں چاہتی تھی اس لئے باوجود سفر کی تیاری کی مصروفیت کے آج حاضر ہوگئی ہوں۔آپ لوگ کسائی کے دور دراز علاقوں سے میرے شہر کانانگا میں جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔میں دیکھتی ہوں کہ جلسہ کی برکات اور آپ کی دعاؤں کی برکات میرے شہر میں آگئی ہیں میں اس کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔آپ کے جلسے اخلاق کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنے والے ہیں۔میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ہم سب کیلئے اور میرے شہر کے لیے بھی دعا کریں۔''

آرمی کرنل کے تاثرات

میئر آف کانانگا شہر کے ساتھ ایک اور مہمان بھی تشریف لائے۔آپ افریقہ کے ایک مسلمان ملک سے تعلق رکھتے ہیں اور خود بھی مسلمان ہیں۔آپ اپنے ملک کی فوج میں کرنل کے عہدے پر فائز ہیں اور کونگو میں اقوام متحدہ کے مشن میں کام کرتے ہیں۔ آپ نے کہا:

''میں آپ کو دیکھنے اور ملنے کیلئے یہاں آیا ہوں۔اس علاقے میں آپ کے ذریعہ (دین حق) کے حقیقی نمونے کو قائم دیکھ کر دل بہت خوش ہوا ہے۔آپ کے مشنریز بھی شاندار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کو جلسہ بہت مبارک ہو۔''

ان کرنل صاحب کو جلسہ کے دوسرے روز بھی شرکت کی دعوت دی گئی چنانچہ اگلے روز پھر شامل جلسہ ہوئے اور بہت نیک تاثر لے کر گئے۔

نومبائعین کے تاثرات

تقاریر کے بعد وقت کی رعایت کے ساتھ کچھ نومبائعین کو اپنے واقعات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔یہ پروگرام بہت دلچسپی اور تازگی ایمان کا باعث ہوا۔

ایک نوجوان نومبائع نے کہا:۔

''میں پچھلے پانچ سال سے جماعت پر تحقیق کر رہا تھا۔ میں خاموشی سے جماعت کے پروگراموں میں شرکت کرتا رہا اور کسی پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا۔لیکن جماعت کی سرگرمیوں اور تعلیمات کا مشاہدہ کرتا رہا اور جائزہ لیتا رہا۔جب تسلی ہوگئی تو ابھی اسی سال میں نے بیعت کر لی ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ جماعت سچائی پر قائم ہے''۔

ایک نومبائع جو عیسائیت سے احمدی ہوئے ہیں۔آپ سات سال بطور پادری کام کرتے رہے ہیں اور اسی طرح اپنے چرچ کے اہم عہدوں پر بھی فائز رہے ہیں، نے کہا:۔

''میں نے سالہا سال بطور پادری کام کیا ہے اور لوگوں کو مذہبی تعلیم دی ہے لیکن جو دل کو تسلی اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا احساس احمدیت میں ہوا ہے اس سے قبل کبھی نہ ہوا تھا۔اب احمدیت ہی میرا سب کچھ ہے۔''

پہلے سیشن کے اختتام پر احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا بھی پروگرام تھا چنانچہ احباب نے دلچسپی سے اس مجلس میں حصہ لیا۔مکرم امیر صاحب کونگو نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے یہ مجلس فرنچ اور چلوبہ زبان میں منعقد ہوئی۔

جلسہ کا دوسرا روز

حسب پروگرام صبح دس بجے جلسے کے دوسرے روز کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔بعد ازاں منظوم کلام پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عثمان BAMUEKABASU صاحب نے آنحضرت ﷺ بطور رحمت للعالمین کے موضوع پر کی۔پھر مکرم اسماعیل MUKANYA صاحب نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔اس موقع پر شرائط بیعت بھی پڑھ کر سنائی گئیں۔اس طرح اس اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

جلسہ گاہ کے ہال سے باہر وسیع سبزہ زار میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد احباب نے سلیقہ سے ہال میں اپنی نشستیں سنبھال لیں اور جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی بروقت شروع ہوئی۔

جلسہ کا اختتامی سیشن

اختتامی سیشن کے شروع ہونے سے قبل معزز مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لا چکی تھی۔یہ اجلاس زیر صدارت مکرم امیر ومشنری انچارج کونگو شروع ہوا۔تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم مبارک BAKAJIKA صاحب نے خلافت کے ذریعہ توحید کے قیام کے موضوع پر کی۔مکرم عیسیٰ KAYUMBI صاحب نے دین حق امن کا مذہب کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم ادریس MUYOMBA صاحب نے (دین حق) میں عورتوں کے حقوق کے موضوع پر تقریر کی۔

معزز مہمانوں کے تاثرات

اس سال جلسہ کے غیر از جماعت مہمانوں میں صوبائی وزارتوں کے نمائندگان، پروٹسٹنٹ چرچ کے آرچ بشپ، آنریبل ممبرز آف صوبائی اسمبلی، صوبائی چیف برائے کمیونٹیز، ڈسٹرکٹ کمشنر، پروفیسرز، آرمی جنرل کے نمائندہ، پولیس آفیسرز، پادری حضرات، یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر معززین شامل تھے۔

معزز مہمانوں میں سے، وقت کی مناسبت سے، بعض کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ مجموعی لحاظ سے سب مہمانوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ جماعت کو ایسے پروگرام مزید کرنے چاہئیں تاکہ دین حق کی خوبصورت تعلیم سب پر عیاں ہو۔ مہمانوں نے کہا کہ جس انداز سے جماعت احمدیہ پیغام دیتی ہے یہی طریق دنیا میں امن قائم کرسکتا ہے اور دنیا کو اکٹھا کرسکتا ہے۔

(1) پروٹسٹنٹ چرچ کے آرچ بشپ نے کہا: ''یہ جلسہ ایک بہت بڑا event ہے۔ جماعت نے جلسہ کا انعقاد کرکے بہت اہم کام کیا ہے۔ یہاں ایک تقریر میں دین حق کے مطابق عورت کے مقام ومرتبہ کو واضح کیا گیا۔ یہ بہت

اہم بات ہے۔ دوسرے مذاہب عورت کو وہ مقام نہیں دیتے جو دین حق نے دیا ہے۔ بعض چرچ عورت کو بولنے کی اجازت نہیں دیتے۔ حالانکہ عورت کا معاشرے میں ایک مقام ہے۔ مجھے جلسہ کے انتظامات نے بہت حیران کیا ہے دراصل یہ جماعت احمدیہ کے ہی لوگ ہیں جو معاشرے میں مقام ومرتبہ کے اصل حقدار ہیں۔ ان کو جتنا ہوسکے سپورٹ کرنا چاہئے۔''

(2)صوبائی وزیر صحت کے مشیر اور نمائندہ کا بیان:

''میں جماعت کے انتظامات پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہاں امن وآشتی کا پیغام دیا گیا ہے۔ جلسہ میں شرکت کر کے میں ذاتی طور پر بہت خوش ہوا ہوں۔ جماعت کی تنظیم بہت اعلیٰ ہے۔ جماعت احمدیہ نے جلسہ کی دعوت دے کر مجھے بہت عزت بخشی ہے۔ میں ان کا ممنون ہوں۔

(3) صوبائی وزیر داخلہ کے نمائندہ جو کہ عیسائی ہیں نے کہا۔

''آج ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے۔ آج علم حاصل کرنے کا دن ہے۔ میں دین حق کے بارے میں بہت برے خیالات رکھتا تھا۔ میں آج بہت خوش ہوں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں دین حق کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ آج جلسہ سن کر میں گواہی دیتا ہوں کہ دین حق امن کا مذہب ہے۔''

(4)ڈسٹرکٹ کمشنر جناب TSHIMPANGA MATE MUKELE صاحب نے کہا۔

''میں آج بہت خوش ہوں۔ جماعت احمدیہ کی سادگی اور کھرے پن کا مجھ پر بہت اثر ہے۔ میں آج سب کو کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ نے ہمیں واضح پیغام دے کر ہم پر حجت کر دی ہے اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں پتا نہیں چلا یا سمجھ نہیں آئی۔''

(5) ریڈیو اور ٹی وی MALANDJI کے جرنلسٹ PHOCAS MAYIMBU نے کہا۔

''میں پہلی دفعہ آپ کے کسی پروگرام میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے آپ کا دعا کرنے کا طریقہ بہت پسند آیا ہے۔ دعا کے اس طریق سے ہر آدمی خواہ اس کا کوئی بھی مذہب ہو اپنے خدا سے براہ راست درخواست کرسکتا ہے۔ میں ،دین حق میں عورت کے مقام ، سے بہت متاثر ہوا ہوں۔''

کرم امیر صاحب کونگو نے اختتامی تقریر ''قرآن مجید کی دس امتیازی خصوصیات'' کے موضوع پر کی۔ تقریر کا رواں ترجمہ مقامی زبان چلوبہ میں کیا گیا۔ تمام حاضرین نے بہت دلچسپی سے تقریر کو سنا اور معزز مہمانوں نے دینی تعلیمات سے آگاہی دینے پر شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے اس حصہ پروگرام میں بڑی دلچسپی رہی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ VIP مہمانوں کا الگ انتظام تھا۔ اس طرح عام مہمانوں کو بھی اکرام کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔

لوائے احمدیت

جلسہ کانانگا کے موقع پر امسال بھی لوائے احمدیت پورے احترام کے ساتھ لہرایا گیا اس سال پہلی بار کونگو کا قومی پرچم بھی لہرایا گیا۔ چنانچہ جلسہ کے آغاز پر مکرم امیر صاحب کونگو نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ کونگو کا جھنڈا مکرم موسیٰ NKASHAMA صاحب صدر جماعت کانانگا نے لہرایا۔ جلسہ کے اختتام تک خدام نے جانفشانی سے لوائے احمدیت کی حفاظت کے لئے ڈیوٹی دی۔

لاؤڈ سپیکر کا انتظام

اس بار جلسہ کی کارروائی کے دوران ہال سے باہر بھی لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ دونوں روز کی کارروائی کی آواز جلسہ گاہ سے باہر بھی صاف سنائی دیتی رہی۔ ایک اندازے کے مطابق جتنے لوگوں نے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسے کی کارروائی سنی کم وبیش اتنے ہی لوگوں نے جلسہ گاہ سے باہر رہتے ہوئے بھی پیغام کو سنا۔

جلسہ کی حاضری

جلسہ کے لیے جو ہال لیا گیا تھا اس میں کم و بیش 700 فکس کرسیاں تھیں جبکہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے تین صد سے زائد اضافی کرسیاں لگائی گئی تھیں ۔تاہم تمام نشستیں پر ہوگئیں اور ہال کے کناروں پر لوگ کھڑے ہو کر جلسہ سنتے رہے۔ اس طرح جو حصہ عورتوں کے لیے پردہ لگا کر مخصوص کیا گیا تھا اس میں تبدیلی کرنا پڑی اور عورتوں کے لیے ہال سے باہر انتظام کرنا پڑا۔ کل حاضری **1290** افراد رہی۔ اڑھائی صد کے قریب غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ یہ ہال جو دو سال قبل تک بہت بڑا لگتا تھا اب چھوٹا پڑ گیا ہے اور شاید آئندہ جلسہ کا انتظام کسی اور جگہ کرنا پڑے۔

احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کے لیے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب دو سو ستر کلومیٹر کا سفر پیدل کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ بعض نے چار چار دن پیدل سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی۔ ایک صاحب چھ سو کلومیٹر کا سفر پیدل طے کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ اسی طرح واپسی پر بھی یہ احباب پیدل سفر کر کے اپنے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب وخواتین اور بچے شامل تھے۔ ان شاملین جلسہ کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار تو سب نے دیکھے اور محسوس کئے لیکن سفر کی تھاوٹ اور تکالیف کا ذکر نہیں سنا۔ اللہ ان سب کو بہترین جزا سے نوازے۔

رہائش گاہ

دور و نزدیک سے آنے والے معزز شاملین جلسہ کی رہائش کے لیے ایک وسیع احاطہ جس میں ایک بڑا ہال اور وسیع صحن ہے جبکہ چار دیواری بھی ہے، کرائے پر لیا گیا اس جگہ جلسہ سے قبل اور ایک دن بعد تک احباب سہولت کے ساتھ قیام پذیر رہے۔ باجماعت نماز، ڈیوٹیوں کا افتتاح اور دیگر ہدایت و میٹنگز کے علاوہ رجسٹریشن بھی یہاں شروع کر دی گئی تھی ۔ پُرجوش نعرہ ہائے تکبیر نے اس جگہ کو بھی تین دن تک جلسہ گاہ بنا دیا۔ نماز جمعہ اور پہلے دن کے جلسہ کا اسی جگہ انتظام کیا گیا تھا۔

لنگر خانہ

اس سال جلسہ کا لنگر ایک ہفتہ جاری رہا۔ یہاں جلسے کے موقع پر کھانا پکانے کا سارا انتظام مقامی لجنہ کرتی ہے ۔صرف ایک ناظم لنگر خانہ بیرونی کام کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ اس سال بھی پندرہ رکنی لجنہ کی ٹیم نے ایک ہفتہ تک جلسہ کے مہمانوں کا کھانا پکایا۔ اور جلسہ کے بعد تمام دیگیں، پلیٹیں اور دیگر برتن صاف کر کے سٹور میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔

میڈیا کوریج

نیشنل ٹی وی RTNC کی لوکل برانچ کے علاوہ CMB TV اور پانچ لوکل ریڈیو چینلز نے بھی جلسہ کی کوریج کی۔ جلسہ کے انعقاد سے تین دن قبل اور تین دن بعد تک جلسہ کی خبریں نشریات میں رہیں۔ جلسے کے موقع پر مکرم امیر صاحب کے تین انٹرویوز بھی نشر ہوئے۔ ان انٹرویوز میں احسن طور پر دین حق کی خوبصورت تعلیم اور موجودہ دور میں احمدیت کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا گیا۔

نیشنل اخبار AVINIR نے اپنی 27 اپریل 2012 کی اشاعت میں تفصیل کے ساتھ اخبار کے آدھے صفحے پر جلسے کی باتصویر خبر شائع کی۔ یہ اخبار انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔ آج بھی یہ خبر انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کا انعقاد مبارک فرمائے جماعت کونگو کو دن رات ترقیات سے نوازے۔ تمام کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے صد سالہ جوبلی کے بابرکت پروگرام کے تحت جاپان مشن کے سپرد جاپانی، کورین اور ویتنامی تراجم قرآن مجید کروانے اور پھر ان کی طباعت کا کام فرمایا۔ تینوں تراجم کے تمام مراحل مکرم مغفور احمد منیب صاحب (سابق امیر جماعت ومشنری انچارج) کی زیرنگرانی سر انجام پائے حضور کام کی رفتار کے جائزہ کے لئے براہ راست بھی انہیں فون فرماتے رہے۔ حضور نے تراجم کے مختلف حصوں کے ٹکڑے دوبارہ انگریزی میں ترجمہ کروا کر یہ تسلی فرمائی کہ ترجمہ شدہ مسودہ بہتر معیار کا ہے۔ تراجم کے مکمل ہونے پر حضور نے جاپان سے بھجوائی جانے والی رپورٹ پر اپنے قلم سے فرمایا۔

''یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے''

ایک نہایت مخلص جاپانی احمدی محمد اویس کوبیاشی (Kobayashi)صاحب نے 1986ء میں قرآن کریم کا جاپانی ترجمہ کرنے کی پیشکش کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری عطا ہونے پر ترجمہ کا آغاز کیا۔ ترجمہ مکمل ہونے پر نظرثانی کا کام مکرم مغفور احمد منیب صاحب (سابق امیر جماعت ومشنری انچارج جاپان) نے سرانجام دیا۔

یہ ترجمہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والا پہلا جاپانی ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ حضور کی ہدایت کے مطابق حضرت مولانا شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا۔ جس کے انگریزی متن میں متعدد مقامات پر حضور نے بعض الفاظ اور فقرات میں تبدیلی فرمائی تھی تاکہ دیگر تراجم اس کے مطابق تیار ہوں۔ اس ترجمہ کے ساتھ حاشیہ میں تفسیری نوٹس دئے گئے ہیں۔ ان تفسیری نوٹس کا ترجمہ ایک جاپانی خاتون محترمہ Naomi Ooya صاحبہ کی ٹیم نے تیار کیا تھا جس میں Kikuchi صاحبہ اور Fujita صاحبہ شامل تھیں۔

حضور کی ہدایت پر مکرم مغفور احمد صاحب منیب نے اس ترجمہ کی نظر ثانی کی جس میں Naomi Ooya صاحبہ نے بھرپور مدد فرمائی۔ 1033 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ پہلی دفعہ جاپان میں IROHA PRESS (NAGOYA) میں 1988ء میں طبع ہوا۔ اور اس ترجمہ کی طباعت کے جملہ اخراجات محترم چوہدری شاہنواز صاحب اور ان کی مخلص فیملی نے ادا کئے۔

(بقیہ از صفحہ 2: رسول کریم ﷺ کے حالات)

قریش کے ساتھ ملنا چاہے یا معاہدہ کرنا چاہے وہ بھی ایسا کرسکتا ہے۔ اگر کوئی لڑکا جس کا باپ زندہ ہو یا ابھی چھوٹی عمر کا ہو وہ اپنے باپ یا متولی کی مرضی کے بغیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائے تو اُس کے باپ یا متولی کے پاس واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں میں سے کوئی قریش کی طرف جائے تو اُسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سال مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے جائیں گے لیکن اگلے سال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی مکہ میں آسکتے ہیں اور تین دن تک وہاں ٹھہر کر کعبہ کا طواف کر سکتے ہیں اس عرصہ میں قریش شہر سے باہر پہاڑی پر چلے جائیں گے۔ لیکن یہ شرط ہوگی کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کے ساتھی مکہ میں داخل ہوں تو اُن کے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو سوائے اُس ہتھیار کے جو ہر مسافر اپنے پاس رکھتا ہے یعنی نیام میں ڈالی ہوئی تلوار‘‘۔

اِس معاہدہ کے وقت دو عجیب باتیں ہوئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرائط طے کرنے کے بعد معاہدہ لکھوانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا ’’خدا کے نام سے جو بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے‘‘۔ سہیل نے اس پر اعتراض کیا اور کہا خدا کو تو ہم جانتے ہیں لیکن یہ ’’بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا‘‘ ہم نہیں جانتے کون ہے۔ یہ معاہدہ ہمارے اور آپ کے درمیان ہے اور اس میں دونوں کے مذاہب کا احترام ضروری ہے۔ اس پر آپ نے اُس کی بات قبول کر لی اور صرف اتنا ہی لکھوایا کہ ’’خدا کے نام پر ہم یہ معاہدہ کرتے ہیں‘‘۔ پھر آپ نے یہ لکھوایا کہ یہ شرائط صلح مکہ والوں اور محمد رسول اللہ کے درمیان ہیں۔ اس پر پھر سہیل نے اعتراض کیا اور کہا کہ اگر ہم آپ کو خدا کا رسول مانتے تو آپ کے ساتھ لڑتے کیوں؟ آپ نے اُس کے اس اعتراض کو بھی قبول کر لیا اور بجائے محمد رسول اللہ کے ’’محمد بن عبداللہ‘‘ لکھوایا۔ چونکہ آپ مکہ والوں کی ہر بات مانتے چلے جاتے تھے، صحابہؓ کے دل میں بے انتہاء رنج اور افسوس پیدا ہوا اور غصہ سے اُن کا خون کھولنے لگا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا ہم سچے نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! پھر اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا آپ کو خدا نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کا طواف کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس پر حضرت عمرؓ نے کہا پھر آپ نے یہ معاہدہ آج کیوں کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! خدا تعالیٰ نے مجھے یہ تو فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف امن سے کریں گے مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ ہم اسی سال کریں گے یہ تو میرا اپنا اجتہاد تھا۔ اِسی طرح بعض دوسرے صحابہؓ نے یہ اعتراض کیا کہ یہ اقرار کیوں کرلیا گیا ہے کہ اگر مکہ کے لوگوں میں سے کوئی نوجوان مسلمان ہوا تو اس کے باپ یا ولی کی طرف واپس کر دیا جائے گا لیکن جو مسلمان مکہ والوں کی طرف جائے گا اُسے مکہ والے واپس کرنے پر مجبور نہ ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس میں کون سے حرج کی بات ہے ہر شخص جو مسلمان ہوتا ہے وہ اسلام کو سچا سمجھ کر مسلمان ہوتا ہے رسمی اور رواجی طور پر مسلمان نہیں ہوتا۔ ایسا شخص جہاں بھی رہے گا وہ اسلام کی تبلیغ کرے گا اور اسلام کی اشاعت کا موجب ہوگا لیکن جو شخص اسلام سے مرتد ہوتا ہے ہم نے اُسے اپنے اندر رکھ کر کرنا کیا ہے۔ جو شخص ہمارے مذہب کو جھوٹا سمجھ بیٹھا ہے وہ ہمارے لئے کس فائدہ کا موجب ہوسکتا ہے۔ آپ کا یہ جواب ان غلطی خوردہ مسلمانوں کا بھی جواب ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اگر اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر اصرار کرتے کہ ہر مرتد واپس کیا جائے تا کہ اُس کو اُس کے جرم کی سزا دی جائے۔ جس وقت یہ معاہدہ لکھ کر ختم ہوا اور اس پر دستخط کر دیئے گئے۔ اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس معاہدہ کی صحت کے پرکھنے کا سامان پیدا کر دیا۔ سہیل جو مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ کر رہا تھا اس کا اپنا بیٹا رسیوں سے جکڑا ہوا اور زخموں سے چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر گرا اور کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں دل سے مسلمان ہوں اور اسلام کی وجہ سے میرا باپ مجھے یہ تکلیفیں دے رہا ہے۔ میرا باپ یہاں آیا تو میں موقع پا کر آپ کے پاس پہنچا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ اس کے باپ نے کہا معاہدہ ہو چکا ہے اور اِس نوجوان کو واپس میرے ساتھ جانا ہوگا۔ ابوجندل کی حالت اُس وقت مسلمانوں کے سامنے تھی وہ اپنے ایک بھائی کو جو اپنے باپ کے ہاتھوں سے اِس قدر ظلم برداشت کر رہا تھا واپس جانا دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اُنہوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور اس بات کا فیصلہ کرلیا کہ وہ مر جائیں گے مگر اپنے بھائی کو اس تکلیف کے مقام پر پھر جانے نہیں دیں گے۔ خود ابوجندل نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ میری حالت کو دیکھتے ہیں کیا آپ اس بات کو گوارا کریں گے کہ پھر مجھے اِن ظالموں کے سپرد کردیں تا کہ پہلے سے بھی زیادہ مجھ پر ظلم توڑیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے رسول معاہدے نہیں توڑا کرتے۔ ابوجندل! ہم معاہدہ کر چکے ہیں تم اب صبر سے کام لو اور خدا پر توکل کرو وہ تمہارے لیے اور تمہارے جیسے اور نوجوانوں کے لئے خود ہی بچنے کی کوئی راہ پیدا کر دے گا۔

اس معاہدے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو مکہ کا ایک اور نوجوان ابوبصیرؓ آپ کے پیچھے پیچھے دَوڑتا ہوا مدینہ پہنچا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بھی معاہدہ کے مطابق واپس جانے پر مجبور کیا مگر راستہ میں اُس کی اپنے پکڑنے والوں سے لڑائی ہوگئی اور اپنے ایک محافظ کو قتل کر کے وہ بھاگ گیا۔ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر شکایت کی تو آپ نے فرمایا ہم نے تمہارا آدمی تمہارے حوالے کر دیا تھا ہم اس بات کے ذمہ دار نہیں کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو ہم اُس کو پکڑ کر دوبارہ تمہارے سپرد کریں۔

اس کے تھوڑے دنوں بعد ایک عورت بھاگ کر مدینہ پہنچی۔ اس کے رشتہ داروں نے مدینہ پہنچ کر اُسے واپس بھجوانے کا مطالبہ کیا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاہدہ میں مردوں کی شرط ہے عورتوں کی شرط نہیں اس لئے ہم عورت کو واپس نہیں کریں گے۔

اطلاعات واعلانات

علمی ریلی

(لجنہ اماء اللہ ناروے)

مکرمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ناروے تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ ناروے کو دوسری سالانہ علمی ریلی مورخہ یکم دسمبر 2012ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات میں 15 تا 25 سال کی لجنات نے شرکت کی۔ ان کو دس گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ٹیم کی 5 ممبرات تھیں۔ اس علمی ریلی کا مقصد قرآن کریم کے علم کے حصول کیلئے لگن پیدا کرنا تھا۔ سارا سال کلاسز لگا کر ان ممبرات کو تیاری کروائی گئی۔ مقابلہ جات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تین راؤنڈ ہوئے پہلے راؤنڈ میں قرآن کریم سے سوالات کئے گئے۔ دوسرے راؤنڈ میں سیپاروں کا خلاصہ بیان کرنے کا اور تیسرے راؤنڈ میں درثمین کے اشعار کی تشریح کرنے کا مقابلہ تھا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے علم وعرفان میں اضافہ فرمائے اور خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتی۔

بھائی مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کی بیٹی محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب راولپنڈی کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل گردوں کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امۃ السلام صاحبہ دختر مکرم محمد ایوب صاحب بورے والا کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد کاشف صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد ناصر صاحب وینکوور کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک غلام احمد صاحب پاکستان ریلوے (ر) محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ 20 جون 2012ء کو ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور ہمت سے گزارا۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور ملنسار تھے اور جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ آپ اپنے پیچھے 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم محمد عبداللہ صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ درجات سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم ناصر الدین صاحب ولد مکرم نصر اللہ احمد صاحب وصیت نمبر 48546 (مستقل ایڈریس مکان نمبر P-300 گلی نمبر 2 محلّہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد) نے سال 2005/2006ء میں شاہ تاج ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ چک نمبر 66 دینا ناتھ بھائی پھیرو ضلع قصور سے وصیت کی تھی ان کا دفتر وصیت سے رابطہ منقطع ہے اگر مکرم موصی صاحب خود یا ان کے عزیز واقارب یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خبریں

ہفتے میں 5روز وزن اٹھانے کی ورزش سے ذیابیطس کے خطرہ کو کم کیا جا سکتا ہے

ہفتے میں 5روز وزن اٹھانے کی ورزش سے ذیابیطس ٹائپ ٹو کا خطرہ 33فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔ یہ بات امریکہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی ہے ہاورڈ سکول آف پبلک ہیلتھ اور جنوبی ڈنمارک یونیورسٹی کی مشترکہ تحقیق کے مطابق لوے کا وزن اٹھانے کو معمول بنا لینے سے ذیابیطس کا خطرہ ایک تہائی سے کم ہو جاتا ہے اور اس کو ایروبک ورزشوں کے ساتھ کیا جائے تو یہ خطرہ 60فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔ تحقیق کے مطابق کبھی کبھار ویٹ لفٹنگ بھی ذیابیطس ٹائپ ٹو کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

مسلسل چاول کھانے سے کینسر کا امکان بڑھ جاتا ہے

طبی ماہرین کہتے ہیں کثرت سے چاول کھانے والے افراد میں جگر، مثانے اور پھیپھڑوں کے کینسر کا خدشہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ امریکہ میں ہونے والی حالیہ تحقیق کے مطابق مسلسل چاول کھانے والوں کے جسم میں آرسینک کی مقدار دوسروں کی نسبت چوالیس فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ آرسینک کینسر کا باعث بنتا ہے اور جو لوگ ہر روز ایک بار چاول کھاتے ہیں انہیں کینسر لاحق ہونے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے آرسینک کی مقدار میں اضافے کا مطلب یقینی طور پر کینسر لاحق ہونا نہیں۔

درخواست دعا

مکرمہ طاہرہ قمر احمد صاحبہ بنت محترم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم سابق امیر ضلع راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

میرے رفیق حیات مکرم میاں قمر احمد صاحب لیبر ڈائریکٹر پنجاب (ر) ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کو دل کی شدید تکلیف کی وجہ سے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کیا گیا ہے۔ کیفیت زیادہ نازک ہوتی جارہی ہے اور باعث پریشانی ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے شوہر کو معجزانہ شفا اور صحت وتندرستی عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

عجائبات عالم

کرائسٹ دی ری ڈیمر

برازیل میں حضرت عیسیٰ کا سب سے بڑا مجسمہ

جنوبی امریکہ کا ملک برازیل دو خصوصیات کی بنا پر پوری دنیا میں مشہور ہے۔ ایک تو یہاں کی فٹ بال ٹیم اور دوسرا حضرت مسیح علیہ السلام کا عظیم الجثہ مجسمہ جو یہاں کے مشہور شہر ریوڈی جنیرو کی ''کارکوواڈو'' پہاڑی پر اپنی بانہیں پھیلائے سایہ فگن ہے۔ جو مسیحیوں کے نزدیک ان کی نجات کا وعدہ کرتا ہے اور اپنی کھلی بانہوں کے ساتھ یہاں آنے والے مہمانوں کا استقبال کرتا ہے۔

''کرائسٹ دی ری ڈیمر'' نامی مجسمہ میں بیک وقت تین خصوصیات ہیں۔ (1) یہ امریکی مجسمہ آزادی کی طرح فنکارانہ حسن کا شاہکار ہے۔ (2) عیسائیوں کے نزدیک مسیح علیہ السلام کی شبیہ کی طرح روحانی بالیدگی کا مظہر ہے۔ (3) مشہور عالم سات عجائبات میں سے ایک رہوڈوز کے مجسمے کی طرح عظیم الجثہ ہے۔ کارکوواڈو کی پہاڑی چوٹی پر واقع یہ مجسمہ 1931ء میں تعمیر کیا گیا۔ اس پہاڑی سے پورے شہر پر نظر ڈالتے ہوئے شہر کے پار بحر اکاہل کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ مجسمہ 38 میٹر بلند ہے اور اسے 710 اونچی پہاڑی کی چوٹی پر گرینائٹ ڈوم سے بنایا گیا ہے اس کے سر کی لمبائی 3.75 میٹر، ہاتھ کی لمبائی 3.2 میٹر مسیح علیہ السلام کے اس مجسمے کیلئے کئی ڈیزائن زیرِ بحث آئے ایک مجسمہ جس کے ہاتھ میں گلوب (دنیا کا نقشہ) ہو اور ایک پیڈسٹل جو دنیا کی علامت بنے۔ لیکن آخر میں کھلی بانہوں والے مجسمے کا انتخاب کیا گیا جو بیک وقت کراس کے نشان کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

مسیح کی اس یادگار کی تعمیر کیلئے زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے امیر، غریب سب افراد نے عطیات کے ذریعے مالی وسائل فراہم کئے۔ پیرس کے ایک مجسمہ ساز پال لینڈوسکی نے اس کا ڈیزائن تیار کیا۔ لینڈوسکی کے ساتھ برازیل کے کئی ماہرین تعمیرات اور انجینئروں نے چھوٹے سائز کے پلاسٹر کے ماڈلوں سے اسے اصل شکل میں تعمیر کرنے میں معاونت کی۔ مجسمے کے بہت سے حصے چھوٹے پیمانے کے ماڈل کے ذریعے بنائے گئے۔ البتہ لیڈوسکی نے اس کا سر اور اس کے ہاتھ بڑے اور پورے پیمانے کے ساتھ خود تیار کئے تاکہ مجسمے کے مختلف حصوں کے سائز میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔

مجسمے کے کپڑوں کے اندرونی حصے میں چار ستون بنائے گئے جو کراس بریسز کے ذریعے ایک دوسرے سے جوڑے گئے تھے اور جنہوں نے پورے مجسمے کو ہوا کے دباؤ کے مقابل ٹھوس اور مضبوط بنا دیا تھا۔ مجسمے کے بازوؤں کو کنکریٹ کا ایسا لباس پہنایا گیا جو ان کیلئے مضبوط سہارا بنا اور لوہے کے سریوں کے ذریعے ہاتھوں کے وزن کو سہارا دیا گیا۔ کراس کی بنیادی شکل میں اس مجسمے کو اتنا مضبوط بنا دیا گیا جو یہاں چلنے والی تیز ترین ہواؤں سے چار گنا تیز ہواؤں کو برداشت کر سکتا ہے۔ مجسمے کے کنکریٹ کے خول کے اوپر سبز رنگ کے سوپ سٹون کی بنی ہوئی تکون اینٹیں لگائی گئیں۔ سوپ سٹون ایک ایسا پتھر ہوتا ہے جس پر نہ تو بجلی اثر انداز ہوتی ہے۔ جس کا نہ رنگ پھیکا پڑتا ہے اور جو نہ ٹوٹتا ہے جو اسے طوفانی بجلیوں کے حملے سے بچا سکتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے تک اس کی صفائی ستھرائی کا کام ہاتھوں سے کیا جاتا تھا۔ لیکن اب مکینیکل سپرے کے ذریعے یہ مشکل کام بھی آسان ہو گیا۔ 1990ء میں اس کی دوبارہ مرمت کی گئی جس کے بعد یہ پہلے سے کہیں زیادہ پُرکشش بن گیا۔

گمشدہ رسید بک

مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کی رسید بک نمبر 4805 کہیں گم ہوگئی ہے۔ احباب کو مطلع کیا جارہا ہے کہ آئندہ اس رسید بک پر کوئی چندہ نہ دیا جائے اور اگر یہ رسید بک موصول ہو تو فوراً دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے : آج ہی رابطہ کریں
25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع : jobs@skylite.com
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک
مائیکروسافٹ آفس
ویب ڈویلپمنٹ
آن لائن مارکیٹنگ
گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ۔ Skylite Communications

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔دسمبر	
طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	5:11

سکری اور گرتے بالوں کا علاج
سفوف سکاکائی سر دھونے کیلئے
تیار کردہ: ناصر احمد دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Gul Ahmad & Nishat Linen
Winter Collection
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس =/200 روپے
زیرنگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیوفزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078

FR-10